چہل حدیث

جمع و فارسی ترجمہ

علامہ دہر بیہقی وقت علم الھدیٰ
قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمہ اللہ

تخریج و اردو ترجمہ

محمد بدر الاسلام صدیقی

منار الھدیٰ

چہل حدیث

جمع و فارسی ترجمہ

علامۂ دہر بیہقیِ وقت علم الہدیٰ

قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمہ اللہ

تخریج و اردو ترجمہ

محمد بدر الاسلام صدیقی

منار الہدیٰ

نام کتاب	:	چہل (۴۰) حدیث
جمع، تشریح وفارسی ترجمہ	:	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی
اردو ترجمہ وتخریج	:	محمد بدرالاسلام صدیقی
تعداد	:	۵۰۰
اشاعت	:	جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ھ/اپریل 2013ء
حروف ساز	:	سلطانیہ پبلی کیشنز، جہلم
ناشر	:	خانقاہ سلطانیہ۔ جہلم

❁ جملہ حقوق محفوظ ہیں ❁

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نقشِ مُترجِم

احادیثِ مبارکہ کے مجموعوں کی اقسام میں ''اربعین'' اہم اور معروف قسم ہے جس میں چالیس (۴۰) احادیثِ شریفہ ہوتی ہیں۔ علمائے ربانیین نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اور فضیلت کے پیشِ نظر بے شمار مجموعے ترتیب دیئے۔ اَربعین کا سب سے پہلا مجموعہ معروف تابعی حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۱ھ) نے تالیف فرمایا۔ صاحبِ کشفُ الظنون حضرت حاجی خلیفہ نے ستر (۷۰) اربعین اور ان کے مؤلفین کے نام دیئے ہیں۔ حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن بن ھبۃ اللہ ابن عساکر دمشقی شافعی رحمہ اللہ کی ''اَلْاَرْبَعِیْنُ الْبُلْدَانِیَة'' کو کافی شہرت ملی، اس میں انہوں نے چالیس شہروں میں رہائش پذیر یا باہر سے آنے والے، چالیس شیوخ کرام سے، چالیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی، چالیس مختلف موضوعات پر مروی، چالیس احادیث مبارکہ جمع کی ہیں دیگر تصانیف کے علاوہ ان کی تین عدد اربعین اور بھی ہیں جن کے نام یہ ہیں۔

۱۔ الاربعین الطوال ۲۔ الاربعین فی الابدال العوال

۳۔ الاربعین فی الاجتہاد فی اقامۃ فرض الجہاد (الاربعین البلدانیۃ ص ۳۷)

متقدمین کے علاوہ متاخرین علماء ومحدثین نے بھی اس بابرکت سلسلہ کا خوب شوق فرمایا جس کی تعداد بکثرت ہے۔

مُحدّثینِ کرام کے اس مُبارک اُسلوب پر چلتے ہوئے بیہقیِ وقت، عَلَمُ الہُدیٰ حضرت قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی پانی پتی رحمہ اللہ نے ''چہل حدیث'' جمع کر کے

فارسی ترجمہ اور کئی احادیثِ مبارکہ پر مناسب توضیحات بھی قلمبند فرمائی ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بے پایاں اِحسان واِنعام ہے کہ اس نے عبدِ ضعیف کو اپنے وقت کے عظیم مُفسّر مُحدِّث، فقیہ اور شناورِ رموزِ حقیقت ومعرفت کے ترتیب فرمودہ اربعین کو اردو قالب میں پیش کرنے کی سعادت بخشی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَبِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ۔

میرے پیشِ نظر حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے حسبِ ذیل سترہ (۱۷) رسائل ومکاتیب ہیں:

☆ رسالہ ردِّ روافض

☆ مکتوب بنام نواب صادق علی خان

☆ فتویٰ دربارۂ ایام عاشوراء

☆ رسالہ الفوائد السّبعہ

☆ رسالہ درکیفیتِ مراقبہ واذکار شریفہ

☆ تفسیر لطیف پنج آیاتِ اولیٰ از سورۂ بقرہ وبیان کمالات وقربہائے مرضیہ

☆ رسالہ درحکم سرود

☆ مکتوب بہ نام مولوی محمد سالار گنگوہی درمسئلہ سماع وغنا

☆ مکتوب بہ نام حضرت شاہ غلام علی رحمہ اللہ

☆ تاریخ وفات حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمہ اللہ نظم کردہ حضرت قاضی صاحب

☆ رسالہ دررد مُتعہ

☆ بیان حدیث مَنْ رَآنِی

☆ فتویٰ درجواز تقلیدِ ائمہ دیگر در بعضِ مسائل

☆ رسالہ خجستہ گفتار درمناقبِ انصار (رضی اللہ عنہم)

☆ رسالہ تقدیس آباءِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ چہل حدیث

☆ قصہ امام احمد بن حنبل وبشر حافی وحضرت خضر وغیرھم

ان کے علاوہ درج ذیل رسائل بھی اس مجموعہ شریفہ کی زینت ہیں:

☆ حدیثِ مصافحہ ومشابکہ وسُبحہ

☆ مختصر احوال حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ

☆ فہرست تالیفات حضرت قاضی رحمہ اللہ تعالیٰ

یہ رسائل بڑے خوش خط ہیں اس مجموعہ شریفہ کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس کے جامع وکاتب عالمِ اسلام کی بلند قامت شخصیت، جامعۃ الازھر کے فاضل، اپنے وقت کے بلند پایہ محقق، عظیم المرتبت عارف، مصنف، شاعر اور حضرت سیدی امام احمد مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے لختِ جگر شیخ زید ابوالحسن فاروقی مجددی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

اس طرح یہ ''نُورٌ علیٰ نُور'' ہے اور اس عاجز کیلئے عظیم سعادت ہے۔ یہ مجموعۂ رسائل خانقاہ شاہ ابوالخیر کوئٹہ کے سجادہ نشین حضرت شیخ عمر آغا فاروقی مجددی حفظہ اللہ کی عنایتِ کریمہ سے اس عاجز تک پہنچا۔ جَزَاہُ اللّٰہُ فِی الدَّارَیْن راقم نے اردو ترجمہ میں حسبِ ذیل انداز اختیار کیا:

☆ عربی متن میں ہر صحابی کے اسمِ گرامی کے ساتھ ''رضی اللہ عنہ'' کا اضافہ کیا جبکہ اصل میں اس طرح نہیں ہے۔

☆ ترجمہ میں راوی کا نام تحریر نہیں کیا۔

☆ حاشیہ میں ہر حدیث کی تخریج کی ہے۔

☆ حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کی احادیثِ مبارکہ کی مختصر وضاحتوں یا شرح کو ''توضیح'' یا ''تشریح'' کا نام دیا ہے۔

☆ فارسی سے اردو ترجمہ کو ''توضیحی ترجمہ'' کا نام دیا ہے۔

☆ حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کی تحریر کو اصل کتب سے مطابقت دی اور حاشیہ میں بقیہ الفاظ کو لکھ دیا ہے۔

☆ ہر حدیث پر عنوان قائم کیا ہے۔

☆ اللہ جَلَّ مجدہٗ الکریم ان احادیثِ شریفہ کی برکت سے حضورِ انور شافعِ محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب فرمائے آمین بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الصَّادِقِ الْھَادِی الْأَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ.

۱۵ صفر الخیر ۱۴۳۴ — خویدمُ العلم الشریف

خانقاہِ سلطانیہ۔ جہلم — محمد بدر الاسلام کان اللہ لہٗ

حضرت علاّمہ محمد ثناء اللہ عثمانی مجددی قدس سرہٗ

عارِف باللہ، علاّمہ، مولانا، قاضی محمد ثناء اللہ رحمہ اللہ خلیفہٗ ثالث حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اولادِ اطہار سے ہیں۔ سلسلۂ نسب ۳۳واسطوں سے حضرت خلیفہ ثالث رضی اللہ عنہ تک پہنچتا ہے۔ آپ کے جدِّ اعلیٰ حضرت شیخ جلال الدین کبیرُ الاولیاء پانی پتی قدس سرہٗ تھے۔

سلسلۂ نسب اس طرح ہے: ثناء اللہ بن مولوی حبیب اللہ بن مولوی ہدایت اللہ بن عبدالہادی بن عبدالقدوس بن خلیل اللہ ابن مفتی عبدالسمیع بن حبیب اللہ بن شیخ حسین عرف ہمّنا بن خواجہ محفوظ بن خواجہ احمد بن خواجہ ابراہیم بن حضرت مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء پانی پتی ابن خواجہ محمود بن یعقوب بن عیسیٰ بن اسماعیل بن محمد بن ابوبکر بن علی بن عثمان بن عبداللہ بن شہاب الدین بن عبدالرحمٰن گاذرونی بن عبدالعزیز ختنی بن خالد بن ولید بن عبدالعزیز ثانی بن عبدالرحمٰن کبیر بن عبداللہ ثانی بن عبدالعزیز کبیر بن عمر بن حضرت ابوعبداللہ ابوعمر عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہم وعنا وعن جمیع المسلمین۔ [۱]

۱۱۴۳ھ میں ولادت ہوئی۔ بچپن سے آثارِ علم وفضل نمایاں تھے۔ ۷ برس کی قلیل عمر میں قرآنِ کریم اپنے سینہ میں محفوظ کرلیا۔ پانی پت کے علماء سے تحصیلِ علم کیا۔ سولہ برس کی عمر میں علومِ ظاہری میں تکمیل فرمائی۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ سے فقہ پڑھی اور حدیث مبارک کی تکمیل کی۔ [۲] بلکہ محقق مصنفین کی تقریباً

---

۱ مختصر احوال حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ — شیخ زید ابوالحسن فاروقی (قلمی)

۲ نزہۃ الخواطر — مولوی عبدالحی — ج ۷ ص ۱۱۳

ساڑھے تین سو (350) کتب کا مطالعہ فرمالیا۔ عقلی ونقلی علوم میں کامل دسترس تھی۔
علامہ شاہ عبدالعزیز محدّث علیہ الرحمۃ آپ کے تبحرِ علمی کی بنا پر انہیں ''بیہقی وقت'' کہتے۔

تحصیلِ علوم ظاہری کے بعد علومِ باطنی کیلئے شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، بیعت کی ان کی توجّہات سے فنائے قلبی سے مشرف ہوئے پھر شیخ کے حکم سے شمس الدین حبیب مرزا جانِ جاناں مظہر شہید رحمۃ اللہ کی خدمت میں پہنچے۔ سیدی شیخ ابوالحسن زید فاروقی مجددی قدس سرہ ' تحریر فرماتے ہیں:

''رسیدند بجائے کہ رسیدند ویافتند آں چہ یافتند'' ۱

۱۸ برس کی عمر میں خلافت حاصل کر کے اشاعتِ علم اور فیضِ باطن کی ترویج پر مامور ہوئے۔ حضرت شیخ مرزا قدس سرہ سے ''عَلَمِ الہُدیٰ'' کا عظیم لقب پایا۔ اپنے شیخ کی نظر میں بڑی قدر ومنزلت رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حلقۂ ذکر کے دوران حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمۃ بھی حاضرِ خدمت ہوگئے تو حضرت مرزا علیہ الرحمۃ نے فرمایا: ''تم کیا عمل کرتے ہو کہ فرشتوں نے تمہاری تعظیم کیلئے جگہ چھوڑ دی ہے۔'' ایک دفعہ ارشاد فرمایا: کل قیامت کے روز اگر اللہ تعالیٰ نے بندہ سے پوچھے کہ ہماری درگاہ میں کیا تحفہ لائے ہو؟ تو میں عرض کروں گا ''ثناء اللہ پانی پتی'' کو لایا ہوں۔ ۲

مرشدِ گرامی حضرت مظہر علیہ الرحمۃ کبھی ان کو ''ثناء اللہ'' کے بجائے ''سناء اللہ'' (اللہ تعالیٰ کی چمک) بھی لکھتے تھے۔ ۳

حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی قدس سرہ ' تحریر فرماتے ہیں:

---

۱ مختصر احوال حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ — شیخ زید ابوالحسن فاروقی (قلمی)
۲ مقامات مظہری — شاہ غلام علی دہلوی — اردو — ص ۳۶۱
۳ لوائح خانقاہ مظہریہ ص ۳۷

''حضرت قاضی کی ذات ظاہری وباطنی کمالات سے متصف ہے ان کے اوقات اطاعت وعبادت سے معمور ہیں۔ سو رکعت نماز انہوں نے اپنا وظیفہ مقرر کر رکھا ہے۔ تہجد کی نماز میں ایک منزل قرآن کریم پڑھتے ہیں۔'' ۱

نیز تحریر فرماتے ہیں:

''میرے نزدیک ان جیسے کمالات اور اعلیٰ مجددی نسبت میں قاضی صاحب کی طرح اس وقت اور کوئی نہیں ہے۔ حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں بہت سے فضائل میں دوسروں سے خصوصی امتیاز رکھتے ہیں۔'' ۲

سید عبدالحی حسنی تحریر کرتے ہیں:

''آپ قرآنِ مجید کی منازلِ سبعہ میں سے ایک منزل پڑھتے، اس کے ساتھ ذکر ومراقبہ، تدریسِ طلبہ، تصنیف کتب اور مقدمات کے تصفیے میں مشغول رہتے تھے۔'' ۳

منصبِ قضاء

حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمۃ کا خاندان ہمیشہ علم وفضل کا گہوارہ رہا اور اس خاندان میں یکے بعد دیگرے بہت سے افراد زینت آراءِ منصبِ قضاء رہے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ علیہ الرحمۃ بھی اس منصب پر فائز ہوئے۔ آپ کے عہد میں پانی پت میں مرہٹوں کا غلبہ تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے بحیثیت قاضی نہایت

---

۱ مقامات مظہری — شاہ غلام علی دہلوی — اردو — ص ۳۶۱-۳۶۲
۲ مقاماتِ مظہری — شاہ غلام علی دہلوی — اردو — ص ۳۶۱
۳ نزہۃ الخواطر ۷/۱۱۳

انصاف سے فرائض منصبی ادا کیے چنانچہ حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ تحریر فرماتے ہیں: ''چونکہ اس دور میں متدیّن علماء کم ہیں اس لئے انہوں (قاضی صاحب) نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ قاضی کا منصب اختیار کر کے مقدمات کے صحیح فیصلہ کریں اور اس مرتبہ کا حق کماحقہٗ ادا کریں۔ رسومِ قضاء میں کوئی عاقبت نااندیش رسم آپ سے ظہور میں نہیں آئی۔'' [١]

عادات وخصال

حضرت قاضی علیہ الرحمۃ بلند پایہ صفات کے مالک تھے۔ قدرت نے ان کو علومِ ظاہری وباطنی بھی عطا کیے تھے اور اخلاقِ حسنہ کی دولت سے بھی نوازا تھا۔ آپ کے دوست اور پیر بھائی سید نعیم اللہ بہڑائچی تحریر کرتے ہیں:

''فی الجملہ مجموعۂ کمالات حضرت مولانا ثناء اللہ پانی پتی ہیں۔ موصوف اخلاقِ حمیدہ، مکارمِ پسندیدہ امانت، دیانت، صلاح وتقویٰ، خوش خلقی، پاک طینتی سے متصف اور مخلوقِ خدا کی ضروریات پوری کرنے میں منہمک رہتے ہیں۔'' [٢]

حضرت قاضی علیہ الرحمۃ اکثر یہ مصرع پڑھا کرتے اور خود اس کی عملی تفسیر تھے۔ ''بادشمناں تلطُّف بادوستاں مدار'' [٣]

''دشمنوں سے نرمی سے اور دوستوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آؤ''

ان کے اخلاقِ جمیلہ کے مسلمان ہی نہیں غیر مسلم بھی مدّاح تھے۔ پانی پت میں ہر شخص کے دل میں قاضی صاحب کیلئے بے پناہ تعظیم وتوقیر تھی۔

---

١ مقامات مظہری — شاہ غلام علی دہلوی — اردو — ص ٣٦٢

٢ بشاراتِ مظہری — سید نعیم اللہ بہڑائچی — ٣ کلماتِ طیبات ص ١٥٧

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا التزام

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ کی طرح حضرت قاضی علیہ الرحمۃ سنّتِ سنیہ کی اتباع کا بہت زیادہ اہتمام فرماتے اور دوسروں کو اس کی تاکید کا حکم دیتے۔ اپنے وصیّت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:

''جو شخص جتنا اپنے ظاہر وباطن اور خلقی وکسبی صفات، علم واعتقاد اور عمل وعادات اور عبادات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت پیدا کرے گا اسی قدر اس کو کامل سمجھا جا سکتا ہے۔ اور جو کوئی اس مشابہت میں جس قدر ناقص ہوگا اسی قدر اس کو ناقص گردانا جائے گا۔ اسی لئے اولیائے نقشبندیہ نے اتباعِ سنّت میں کمال حاصل کرنے اور اس میں مسابقت کرنے کا التزام کیا ہے۔ [١]

---

١ وصیت نامہ در کلماتِ طیبات ١٥٦

ازواجِ واولاد

حضرت قاضی علیہ الرحمۃ نے دو عقد فرمائے۔ عجیبہ خانم اور رابعہ خانم، عجیبہ خانم رحمہا اللہ نے حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمۃ سے اکتسابِ فیض کیا اور تعلیمِ طریقہ کی اجازت پائی۔ حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمۃ نے آپ کے نام ایک مکتوب میں یوں تحریر فرمایا:

”اگر مستورات کو توفیق ہو اور تم سے توجہ چاہیں تو میری طرف سے اجازت ہے۔ جنابِ پیرانِ پیر کے وسیلہ سے قوی اُمید ہے کہ اس میں تاثیر پیدا ہوگی۔ نیز تمہیں کبھی کبھار توجہ دی جاتی ہے تو ترقی معلوم ہوتی ہے۔ اپنے آپ کو ذکرِ الٰہی جل شانہ اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کیلئے مقید کرلو۔ ذوی الحقوق کی رعایت اور اچھا اخلاق پیدا کرنا لازم ہے۔ جو نیک نامی اور کامیابیٔ دارین کا موجب ہے۔“ ۱؎

عجیبہ خانم رحمہا اللہ اپنے شوہر نامدار کا بے حد احترام کرتی تھیں اگر وہ سفر میں ہوتے تو گھر سے پوشاک بنا کر ارسال کرتیں۔

ان دونوں ازواج کے بطن سے چار صاحب زادے ہوئے۔ احمد اللہ، صبغۃ اللہ، دلیل اللہ اور حجۃ اللہ۔ اور تین صاحب زادیاں تھیں۔

علامہ احمد اللہ مجددی عثمانی

علامہ قاضی ثناء اللہ کے بڑے صاحب زادہ تھے۔ علومِ ظاہری اپنے والد گرامی اور دیگر علماء سے حاصل کیے۔ تحصیلِ علوم کے دوران ساری رات مطالعہ میں مصروف رہتے تھے، کھانے پینے کی طرف رجحان بہت کم تھا۔ قرآنِ کریم حفظ کیا۔ علمِ تجوید وقرأت میں مہارت رکھتے تھے۔ طریقہ شریفہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں

۱؎ مکتوب حضرت مظہر بنام عجیبہ خانم بحوالہ مقامات مظہری ص ۳۶۴، ۳۶۵

شہید علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا آپ کی توجہات علیا، کثرتِ ذکر، مراقبہ، مقاماتِ بلند اور واردات حاصل کر کے طریقہ شریفہ میں مُجاز ہوئے۔ خلقِ خدا کو تلقینِ ذکر فرماتے۔ آپ کثیر العبادت علماء میں سے تھے ہر روز ۲۱ پارے قرآنِ کریم، ۳۵ ہزار ذکرِ تہلیل (لا الہ الا اللہ) کرتے اور صبح چاشت تک مراقب بیٹھتے۔ بہت شان کے مالک تھے۔ بہت شجاع تھے، کفار سے بارہا جہاد فرمایا۔ والدِ گرامی حضرت قاضی صاحب کی آپ سے بہت محبت تھی۔ تیس (۳۰) برس کی عمر میں وصال فرمایا۔ قاضی صاحب نے فرمایا ”اس فرزند کی موت کا ظاہری سبب میری اس سے والہانہ محبت تھی حق سبحانہ کمالِ غیرت سے اپنے اولیاء کے دل میں غیر کی محبت کا گزر بھی پسند نہیں کرتا، اس لئے اسے اس جہاں سے اُٹھالیا اور غیر کی محبت نہ رہنے دی۔“ حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے مزار کی چار دیواری کے باہر مدفون ہوئے۔ رحمہ اللہ ۱؎

شیخ صبغۃ اللہ عثمانی

حضرت قاضی صاحب کے دوسرے فرزند ہیں۔ علومِ دینیہ حاصل کیے۔ طریقہ حضرت مرزا علیہ الرحمۃ سے حاصل کیا۔ حضرت مظہر علیہ الرحمۃ قاضی صاحب کے دوسروں بیٹوں کی طرح ان کے حال پر بھی شفقت فرماتے تھے۔ اپنے خطوط میں انہیں بھی سلام لکھتے تھے۔ عالمِ شباب میں راہی راہِ عدم ہوئے۔ ۲؎

محمد حجۃ اللہ

حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے فرزندِ سوم ہیں اور غالباً صغر سنی میں فوت ہوگئے۔

۱؎، ۲؎ مقامات مظہری شاہ غلام علی دہلوی اردو ص ۳۶۳

مولوی دلیل اللہ عثمانی

حضرت قاضی علیہ الرحمہ کے سب سے چھوٹے بیٹے ہیں۔ ان سے حضرت مرزا مظہر شہید علیہ الرحمۃ کو بڑی محبت تھی اور آپ ان پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ یہ حضرت مظہر علیہ الرحمۃ کے منہ بولے بیٹے اور کنار پروردہ تھے۔ کافی وقت دہلی میں حضرت مرزا مظہر علیہ الرحمۃ کی خدمت میں گزارتے تھے۔ بعض اوقات آمدورفت کا خرچہ بھی حضرت مظہر علیہ الرحمۃ خود ہی اُٹھاتے اور جب مولوی دلیل اللہ پانی پت ہوتے تو انہیں اپنی جانب سے دعاوسلام کے علاوہ تحائف بھی ارسال کرتے تھے۔ ان کے ہاں دو عقد سے گیارہ اولادیں ہوئیں اور ان سے قاضی علیہ الرحمہ کی نرینہ اولاد کا سلسلہ اب تک باقی ہے۔ ان کی قبر اپنے والد ماجد حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے مزار کی چاردیواری سے باہر ہے۔[1]

1. تعارف تفسیر مظہری ص ۱۳
2. تذکرہ قاضی محمد ثناء اللہ پتی رحمہ اللہ تعالی ڈاکٹر محمود الحسن عارف ص ۲۴۸

تالیفات

تفسیر مظہری	۷ جلد بزبانِ عربی
فتاویٰ مظہری	حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے فتاویٰ کو آپ کے پوتے حضرت علامہ مولوی عبدالسلام بن مولوی دلیل اللہ نے جمع کر کے ترتیب دیئے ہیں
حدیثِ مظہری	یہ سیرتِ طیبہ کے موضوع پر اپنے مرشدِ گرامی کے ایماء سے لکھی۔ حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے لکھا ہوا قلمی نسخہ حافظ اعزار الحسن کے پاس بہرائچ میں موجود ہے۔
اللُّباب	عربی میں سیرۃُ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ہے یہ "سبل الھدی الرشاد" کی جلد سوم کا خلاصہ ہے۔
حقیقت الاسلام	فارسی میں ہے۔ حضرت شیخ علامہ زید فاروقی مجددی علیہ الرحمۃ نے حقوق الاسلام کے نام سے اس کا اُردو ترجمہ فرمایا۔
تذکرۃ الموت	فارسی ہے۔ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے رسالہ کی تلخیص ہے۔
تذکرۃ المعاد	فارسی میں تحریر فرمائی اور علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ کے رسالہ سے ماخوذ ہے۔
تذکرۃ العلوم والمعارف	فارسی میں علم وعلماء کی فضیلت، علماء کے درجات،

علمائے ربانیین، علمائے سوء اور علوم غیر مستفاد مثلاً موسیقی وغیرہ کے بارے میں تحریر فرمایا۔

فصل الخطاب فی نصیحۃ اولی الالباب — فارسی میں سید شرف الدین محمد کے شکوک کے رد میں لکھی جو اپنے استاد شاہ ولی کے رسالہ "الحد الفاصل بین سدید الاعتقاد بین الزندقۃ والألحاد" کا جواب ہے۔

رسالہ احقاق — شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کا حضرت امام ربانی مجددِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر اعتراضات کا جواب

رسالہ — حضرت مجدد علیہ الرحمہ پر لوگوں کے شبہات کے جوابات

رسالہ — حضرت قاضی علیہ الرحمۃ کے زمانہ تک حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ کی اولاد کے بیان میں

رسالہ پنج روزی — فارسی اصول فقہ میں۔ اپنے پیرومرشد کے حکم پر تحریر فرمایا۔ صاحبِ مقاماتِ مظہری تحریر فرماتے ہیں:

"علمِ اصول میں اپنے مختارات لکھے ہیں۔"

رسالہ فقہ در مذاہب اربعہ — عربی میں اپنے شیخ کے حکم پر تحریر فرمائی۔

ارشاد الطالبین وتائید المرشدین — عربی

رسالہ در بیانِ عقائدِ حقہ — فارسی

رسالہ در اوراد و وظائف ماخوذ از حصنِ حصین — فارسی

رسالہ مالابدمنہ — در مسائل نماز و روزہ — فارسی

رسالہ تلخیص ہوا مع شرح حزب البحر — اپنے استاد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی ہوا مع شرح حزب البحر کی تلخیص فرمائی۔

رسالہ در ذکر نسبِ اطہر و ازواج مبارکہ و اولادِ عالی گہر سرور عالم ﷺ — فارسی

ترجمہ شمائلِ ترمذی (حلیہ شریفہ) — فارسی

رسالہ شمشیرِ برہنہ — فارسی

رسالہ السیف المسلول — عربی [1]

خطبات کا مجموعہ — یہ تین مختصر خطبات کا مجموعہ ہے جو سید نعیم اللہ بہرائچی کے ذخیرۂ کتب میں موجود ہے۔

وصیت نامہ — مالابدمنہ کے ساتھ طبع ہو چکا ہے

---

[1] مختصر احوال حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ از شیخ زید ابوالحسن فاروقی (قلمی)

کتب خانہ:

حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ کے پاس بڑا وسیع اور نایاب کتب کا ذخیرہ تھا جو نااہلوں کی وجہ سے ضائع ہو گیا اس کے متعلق حضرت شیخ زید علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں: اس فقیر نے حضرت کا کتب خانہ دیکھا افسوس صد افسوس وہ گنجینۂ حکم و معارف اور علم و دانش کا خزانہ نااہلوں کی وجہ سے کیڑوں کی نذر ہو گیا ہے۔ فقیر نے چند بڑی کتب دیکھی ہیں جو حضرت نے اپنے دستِ مبارک سے نقل فرمائیں ایسی کسی نے نہیں کیں اور حق تعالیٰ نے ان کو علم و فضل کے ساتھ عقل و دانش عطا فرما رکھی تھی اس طرح متبحر علماء کو بھی نہیں تھی۔ [1]

مزید تحریر فرماتے ہیں: ''ان کے مکان کے ایک کمرے میں تقریباً ۲۷ سالوں سے کتابوں کا انبار زمین پر پڑا تھا۔ کیا قیمتی خزانہ تھا جو برباد ہوا۔ ردی کاغذ کی شکل میں لپٹے اوراق تقریباً ڈیڑھ دو من تھے۔ سب ضائع ہو گئے۔ بیس دن تک ایک عالم کو میں نے وہاں رکھا اور انہوں نے ایک ایک ورق دیکھا صرف پانچ سات کتابیں ہاتھ لگیں۔'' [2]

وصال:

ستاسی (۸۷) برس کی عمر میں یکم رجب الحرام ۱۲۲۵/۱۲ اگست ۱۸۱۰ میں علم و عرفان کا سورج آغوشِ لحد ہوا (فَهُمْ مُكْرَمُوْنَ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ) تاریخِ وصال ہے۔ مزار مبارک ان کے جدِّ اعلیٰ شیخ مخدوم جلال الدین کبیر الاولیاء عثمانی رحمہ

۱ مختصر احوال حضرت قاضی ثناء اللہ رحمہ اللہ تعالیٰ از شیخ زید ابو الحسن فاروقی (قلمی)

۲ مکاتیب مظہر مرتبہ قریشی ص ۱۰

اللہ کے باہر مغربی جانب ایک علیحدہ چار دیواری میں ہے۔ قیامِ پاکستان کے وقت ان کے مزار کی حالت ناگفتہ بہ تھی مگر ترکوں کے وفد نے حکومتِ ہند کی اجازت سے اس مزار کی مرمت کروادی۔ [1]

۱ تذکرہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر محمود الحسن عارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

نوشتہ

علّامہ قاضی عبدالسلام عثمانی

اَلْحَمْدُ لِلْمُنْعِمِ الْغَفَّارِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّهِ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی أَهْلِ بَیْتِهِ الْأَطْهَارِ وَعَلٰی جَمِیْعِ أَصْحَابِهِ الْأَخْیَارِ وَلَاسِیَّمَا عَلٰی أَرْبَعَةِ خُلَفَائِهِ الْاَبْرَارِ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِالْاِحْسَانِ اِلٰی یَوْمِ الْقَرَارِ اَمَّا بَعْدُ !

یہ چالیس (۴۰) احادیث علامۂ دہر عالمِ اسرارِ شریعت، واقفِ رموزِ حقیقت حضرت مولینا مولوی قاضی محمد ثناء اللہ عثمانی، حنفی، نقشبندی مجددی پانی پتی رحمہ اللہ نے حضرت سیّدُ الاوّلین والآخرین علیہ وعلیٰ اٰلہٖ واصحابہٖ افضلُ الصّلوٰاتِ وَ اَزکی التّسلیمات کے مبارک فرمودات سے جمع کی ہیں جو منور طریقت اور نورانی شریعت کے فوائد کو اپنے ضمن میں لئے ہوئے ہیں۔

اگرچہ علمائے اکابر نے چہل حدیث لکھی ہیں تا کہ ''مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِیْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً مِنَ السُّنَّةِ کُنْتُ لَهُ شَفِیْعًا وَشَهِیْداً یَوْمَ الْقِیَامَةِ '' کے زمرہ میں داخل ہوں لیکن اس خوب صورت ترتیب اور اہم مسائل کی تفصیل اور فوائد پر مشتمل مجموعہ کی کسی اور کو توفیق نہ مل سکی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ۔ چوں کہ حضرت مؤلف نے اس رسالہ شریفہ کا دیباچہ نہیں لکھا تھا تو اس فقیر عبدالسلام بن مولوی دلیلُ اللہ ابن حضرت مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے چاہا کہ خطبہ لکھ دے تا کہ ہر استفادہ کرنے والا اس رسالہ کے مصنف کو پہچانے اور ان کے حق میں اور اس فقیر کے حق میں ''اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِهٖ'' کے مطابق دعائے خیر کرے۔

حدیث ۱

نویدِ شفاعت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَفِظَ عَلٰی أُمَّتِیْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً مِنَ السُّنَّةِ کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا وَشَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (رواہ ابن عدی وروی ابن النجار عن ابی سعید)

توضیحی ترجمہ: ''میری اُمّت سے جس شخص نے (میری) سنت اور طریقہ سے تعلق رکھنے والی چالیس (۴۰) احادیثِ مبارکہ حفظ کیں، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور اس کا گواہ ہوں گا۔''

الکامل فی ضعفاء الرجال ج ۳ ص ۸۹۰ بدونْ شفیعاً

العلل المتناھیۃ ج ۱ ص ۱۱۷

شعب الایمان ج ۳ ص ۲۴۱ عن اَبی الدرداء رضی اللہ عنہ بھذا اللفظ ------ مِنْ أمرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهاً وَکُنْتُ لَهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَشَهِیْداً.

حدیث ۲

حُسنِ نیّت

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخطّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وَاِنَّمَا لِکُلِّ امْرِءٍ مَانَوٰی فَمَنْ کَانَ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی الدُّنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَاھَاجَرَ اِلَیْہِ. متفق علیہ

توضیحی ترجمہ: ''اعمال کی جزا عمل کرنے والے کی نیت پر ہے۔ آدمی کو وہی کچھ حاصل ہوگا جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے مکہ مکرمہ سے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی یعنی ہجرت سے اس کی غرض حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت اور آپ کے حکم کی بجا آوری کے سوا کچھ اور نہیں تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے یعنی وہ ہجرت کا ثواب پائے گا اور مہاجرین میں شمار ہوگا اور جس نے دنیا کے حصول یا کسی عورت سے شادی کیلئے ہجرت کی تو اس کی ہجرت اس کیلئے ہوگی۔''

تشریح: یہ حکم عبادات اور اُمورِ مُباحہ کے بارے میں ہے۔ عبادت کا ثواب اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک مقصود اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رضا یا آخرت میں اجر وثواب کے سوا کچھ اور نہ ہو۔ لوگوں کے سامنے نمود ونمائش، کسبِ مال وغیرہ کی نیت نہ ہو بلکہ یہ تو عبادت میں غیرِ خدا شریک بنانا ہوگا۔ لہٰذا یہ عبادت نہیں ہوگی بلکہ

معصیت ہوگی۔ مباح اُمور جیسے کھانا، پینا، خرید وفروخت لوگوں سے ملاقات یا ترکِ ملاقات وغیرہ میں نیتِ صالحہ ہو تو عبادت میں شامل ہوتے ہیں جیسا کہ کھانا اس نیت سے کھائے کہ عبادت کیلئے قوت پیدا ہوگی۔ یا اپنی زوجہ کو اس لئے نفقہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فرض کیا ہے یا اپنی بیوی سے مجامعت اس نیت سے کرے کہ اولاد پیدا ہوگی کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ''اپنی اُمت کی کثرت پر فخر کروں گا۔'' تو یہ کام عبادت ہوں گے۔ اور اگر امرِ مُباح اس نیت سے کرے کہ گناہ کا ذریعہ بنے تو یہ گناہ ہوگا لیکن حرام ومکروہ چیزوں میں نیت کارگر نہیں ہوگی اس کا ارتکاب عذاب کا مُوجب ہے۔

صحیح البخاری رقم الحدیث ج ۱ ص ۲۱

مسلم : رقم الحدیث ۱۹۰۷ ج ۴ ص ۱۶۴

حدیث ۴

مسلمان کون؟

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَی اللّٰهُ عَنْهُ. (رواہ البخاری)

توضیحی ترجمہ: ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ (کی اذیت) سے لوگ محفوظ ہوں۔ ہجرت کرنے والا وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔“

تشریح: یہ حدیث ایمان اور تقویٰ کی جہات کی نشاندہی کر رہی ہے۔ تقویٰ واجبات کے ادا کرنے اور منہیات سے رکنے کا نام ہے۔ اور اس حدیث میں شریعت میں منع شدہ چیزوں کو چھوڑنے کا حکم ہے اور منہیات چھوڑنا واجبات کی ادائیگی کو مستلزم ہے کیوں کہ ترکِ واجب ممنوع ہے۔ اور اس حدیث میں واجبات کی ادائیگی کو ترکِ منہیات کے ضمن میں ذکر فرمایا کہ نقصان دہ چیزوں کو دور کرنا نفع حاصل کرنے سے زیادہ مطلوب ہے اور مسلمانوں کو ہاتھ یا زبان سے تکلیف دینا منہیات میں داخل ہے لیکن مسلمانوں کی ایذاء سے پرہیز زیادہ ضروری ہے کیوں کہ حق تعالیٰ کریم ہے اپنے حقوق بخش دیتا ہے اور بندوں کے حقوق ہرگز نہیں بخشے گا اس لئے رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو جدا ذکر فرمایا ہے۔ اس لئے حافظ شیرازی کہتے ہیں:

مباش در پے آزار و ہر چہ خواہی کن — کہ در شریعتِ ما غیر ازیں گناہے نیست

”کسی کو تکلیف دینے کے درپئے نہ ہو باقی جو کچھ چاہے کرو، کیوں کہ ہماری شریعت میں اس کے علاوہ کوئی بڑا گناہ نہیں۔“

یعنی دوسرے گناہ اس طرح کے نہیں ہیں۔ اگر ایک آدمی قلبی اور جسمانی گناہوں سے پرہیز کرے دیگر نفل عبادات نہ کرے تو وہ متقی اور کامل مسلمان ہے اور اگر نوافل بہت پڑھے معاصی کو ترک نہ کرے اور متقیوں کی صورت بنالے وہ کچھ بھی نہیں۔

درازدستی ایں کوتہ آستیناں بیں — بزیرِ دلق ملمع کمندہا دارند

”ان چھوٹی آستینوں والوں کا ظلم دیکھو کہ گودری کے نیچے انہوں نے کئی ملمع شدہ کمندیں چھپا رکھی ہیں۔“

(صحیح البخاری کتاب الایمان باب ای الاسلام افضل رقم ۱۰ (۶۴۸۴)

حدیث ۴

جنت میں لے جانے والے اعمال

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی چیز کے متعلق خبر دیں جس پر عمل کی بدولت میں جنت میں داخل ہو جاؤں اور دوزخ سے دور ہو جاؤں، ارشاد فرمایا: تم نے عظیم الشان چیز کے بارے میں سوال کیا ہے جس کیلئے اسے اللہ تعالیٰ آسان فرمادے اس کیلئے وہ آسان ہے، (وہ یہ ہے): تَعْبُدُاللّٰهَ وَلَاتُشْرِکُ بِهٖ شَيْئاً.

''تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر۔''

نہ شرکِ جلی جیسے کفار بت پرستی کرتے ہیں اور نہ شرکِ خفی جیسے نماز اس لئے پڑھے کہ لوگ اس کو متقی جانیں اور اس کی تعظیم کریں۔

وَتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيْ الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ.

''آداب کی رعایت کے ساتھ نماز قائم کر، مال کی زکوٰۃ ادا کر، رمضان المبارک کے روزے رکھ اور بیت اللہ کا حج کر۔'' اگر اس پر قدرت ہو تو

پھر فرمایا: اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی اَبْوَابِ الْخَيْرِ. ''کیا میں تمہیں نیکی کے دروازوں کی خبر نہ دوں؟'' اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ ''روزہ دوزخ سے بچنے کیلئے ڈھال ہے۔'' وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ. ''اور صدقہ دینا گناہوں (کی آگ) کو بجھا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' وَصَلَاةُ الرَّجُلِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ ۔''اور آدمی کا نماز ادا کرنا رات کے درمیان یعنی نمازِ تہجد ادا کرنا پھر

یہ آیت پڑھی تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. ''یعنی نماز تہجد ادا کرنے والے اپنی کروٹوں کو اپنی خواب گاہوں سے دور رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار کو اس کے عذاب کے خوف اور اس کی رضامندی اور ثواب کی طلب کیلئے پکارتے ہیں اور ہم نے جو انہیں رزق دیا ہے اس سے راہِ خدا میں خرچ کرتے ہیں کوئی نہیں جانتا اس چیز کو جو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں میں ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لئے تیار کر کے ان کے اعمالِ صالحہ کی جزا کیلئے چھپا رکھی ہوئی ہے۔''

پھر فرمایا: اَلَا اَدُلُّکَ بِرَاْسِ الْاَمْرِ وَعَمُوْدِهٖ وَذِرْوَةِ سَنَامِهٖ. ''کیا میں تمہیں معاملے کے سر اور اس کے ستون اور اس کی بلندی سے آگاہ نہ کروں۔'' میں نے عرض کی فرمائیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فرمایا: رَاْسُ الْاَمْرِ الْاِسْلَامُ. ''دین کے معاملے کا سر مسلمان ہونا ہے۔'' (زبان کے اقرار اور قلب کی تصدیق کے ساتھ) وَعَمُوْدُهُ الصَّلٰوةُ. ''اور دین کا ستون نماز ہے۔'' یعنی جو پنجگانہ نماز نہ ادا کرے اس کا دین منہدم ہو جائے گا۔ جس طرح کہ بغیر ستون کے چھت برقرار نہیں رہتا۔ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ. ''اس کی پشت کی بلندی اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد ہے۔'' کیوں کہ دین اس سے بلند اور عام ہوتا ہے۔

پھر فرمایا: اَلَا اُخْبِرُکَ بِمِلَاکِ ذٰلِکَ كُلِّهٖ. ''کیا میں تجھے خبر نہ دوں جو سارے امورِ دین کو درست اور مستحکم رکھے۔'' میں نے عرض کی فرمائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت اپنی مبارک زبان کو

ہاتھ میں پکڑا اور فرمایا: كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا. ''اس کو بند رکھو اپنے اوپر۔'' میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم جو گفتگو کرتے ہیں اس پر بھی ہماری گرفت ہوگی۔ ارشاد فرمایا[۱]: هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ ؟ ''لوگوں کو ان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمات کے سوا کوئی چیز دوزخ میں منہ کے بل نہیں گرائے گی؟''[۱]

اے زباں ہم گنجِ بے پایاں توئی　　　اے زباں ہم دردِ بے درماں توئی

ترجمہ: اے زبان! تو لامحدود خزانہ ہے۔ اے زبان! تو لاعلاج مرض بھی ہے۔ (رواہ احمد وترمذی وابن ماجہ)

---

[۱] ترمذی کی روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا: ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا مُعَاذُ ''اے معاذ تیری ماں تجھے روئے'' اہل عرب تعجب کیلئے یہ محاورہ استعمال کرتے ہیں۔

مسند امام احمد: رقم الحدیث ۱۶۸۲۵ ج ۴ ص ۷۷ عن ضرار بن الازور رضی اللہ عنہ

ترمذی : رقم ۲۶۱۹

ابن ماجہ:

حدیث ۵

اللہ کیلئے محبت

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ الْاِيْمَانَ.

(رواہ ابوداوٗد ورواہ الترمذی نحوہ عن معاذ بن اَنس)

توضیحی ترجمہ: ''جس نے اللہ کیلئے کسی سے دوستی (محبت) کی اور اللہ کیلئے کسی سے دشمنی کی اور اللہ کیلئے کسی کو عطا کیا اور اللہ کیلئے کسی کو نہ دیا تو ایسے شخص نے اپنا ایمان مکمل کرلیا۔''

تشریح: یعنی جسے کسی کام میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کے علاوہ کوئی چیز مدِ نظر نہ ہو تو وہ کامل الایمان ولی ہوتا ہے۔

(ابوداوٗد: رقم الحدیث ۴۰۴۳)

الترمذی رقم الحدیث ۲۷۸۹ عن معاذ بن انس الجہنی (مَنْ أَعْطٰى لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ وَأَحَبَّ لِلّٰهِ وَأَبْغَضَ لِلّٰهِ وَأَنْكَحَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ إِيْمَانَهُ) قال ابو عیسی هذا حديث منكر۔

حدیث ۶

امانت۔۔۔وعدہ

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا قَالَ لَا اِيْمَانَ لِمَنْ لَّا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِيْنَ لِمَنْ لَّا عَهْدَ لَهٗ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: ''اس شخص کا کوئی ایمان نہیں جس میں (صفت) امانت نہیں۔ یعنی خیانت کرتا ہے اور اس شخص کا دین نہیں جس میں وعدہ پورے کرنے کی صفت نہ ہو۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاذ و نادر ہی ایسا خطبہ ارشاد فرماتے جس میں یہ بات نہ دہراتے۔

شعب الایمان: ج ۶ ص ۱۹۷ رقم: ۴۰۴۵ بلفظ ''خطبنا۔۔۔''

مجمع الزوائد ومنبع الفوائد: ص ۹۶ رقم: ۳۴۱

مسند امام احمد: ج ۳ ص ۱۳۵ عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ

حدیث ۷

بہترین ایمان

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَفْضَلِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلّٰهِ وَتُبْغِضَ لِلّٰهِ وَتَعْمَلَ لِسَانَكَ فِیْ ذِكْرِ اللّٰهِ قَالَ وَمَاذَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَنْ تُحِبَّ لِلنَّاسِ مَاتُحِبُّ لِنَفْسِكَ وَتَكْرَهَ لَهُمْ مَاتَكْرَهُ لِنَفْسِكَ.[۱] (رواہ احمد)

توضیحی ترجمہ: ''بہترین ایمان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے دوستی رکھے، اللہ تعالیٰ کیلئے کسی سے دشمنی رکھے، اور اپنی زبان اللہ کے ذکر میں جاری رکھے۔ عرض کی وہ کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس (عمل) کا نتیجہ یہ ہوگا۔ لوگوں کیلئے وہی پسند کر جو اپنی ذات کیلئے کرے اور لوگوں کیلئے وہی چیز ناپسند کرے جو اپنے نفس کیلئے کرے۔''

حکایت: حضرت جنید بغدادی قدس سرہٗ فرماتے تھے کہ: ایک دفعہ میں نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تھا تیس سال سے اپنے اس کہنے پر استغفار کررہا ہوں، اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ تجارت کیا کرتے تھے کسی نے آپ کو خبر دی کہ آج تمام بازار کو آگ لگ گئی اور سارا سامان جل گیا مگر آپ کی دوکان محفوظ ہے۔ حضرت جنید رحمہ اللہ نے اپنی دوکان محفوظ رہنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا، بعد ازاں آپ متنبہ ہوئے کہ دوسروں کی دوکان جلنے پر غم کیوں نہ کھایا اور (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) نہ کہا۔

مسند الامام احمد رقم الحدیث ۲۳۲۲۹

[۱] یہ لفظ حضرت جامع رحمہ اللہ نے نقل نہیں فرمائے: وَاَنْ تَقُوْلَ خَيْرًا اَوْتَصْمُتَ. ''نیکی کی بات کہے یا خاموش رہے۔''

حدیث ۸

بہترین کلام

عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرُ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ.

(رواہ مسلم)

توضیحی ترجمہ: ''بہترین کلام قرآنِ کریم ہے۔ بہترین طریقہ (حضرت سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔ بدترین امور وہ ہیں جولوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے خلاف نکال لئے ہیں اور ایسا نکالا ہوا ہر امر گمراہی ہے۔''

توضیح: یہی وجہ ہے کہ حضرات مشائخِ نقشبندیہ نے اَذکار، اَشغال اور عبادات میں اِتباعِ سنت کو لازم قرار دیا ہے۔ حضرت مجدد الفِ ثانی رضی اللہ عنہ بدعتِ حسنہ (کے نام کو) بدعتِ سیئہ کی مانند ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ (آپ کے نزدیک بدعاتِ حسنہ داخلِ سنت ہیں کیوں کہ وہ مخالفِ سنت نہیں بلکہ ان کی اصل قرآن وسنت سے ثابت ہے) آپ فرمایا کرتے تھے کہ خوبی اور حسن صرف ان اُمور میں ہے جن کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پسند فرمایا۔[1]

---

[1]: حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اچھے نئے کام کو جاری اور مروج کرنے کو پسند فرمایا ہے۔ امام مسلم اور دیگر ائمہ حدیث کی روایت فرمودہ حدیث میں ہے۔

مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً حَسَنَۃً فَعَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ کُتِبَ لَہٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِھَا وَلَا یُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ.[2]

ترجمہ: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ جاری کیا پھر اس کے بعد اس اچھے طریقہ پر عمل کیا گیا تو اس شخص کے واسطے اسی قدر اجروثواب ہوگا جس قدر اس کے بعد سب عمل کرنے والوں کے واسطے اجروثواب ہوگا ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں کچھ کاٹ کر اس کو ثواب نہیں دیا جائے گا (بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے خزانۂ غیب سے اس کو اجر دے گا)۔''

جو اچھا کام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ظہور میں آئے وہ یقیناً بدعت ہے لیکن حضرت امامِ ربانی مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ اسے اس حدیث پاک کے الفاظ کی مناسبت، سنت سے محبت اور بدعاتِ سیئہ سے نفرت کے باعث داخلِ سنت قرار دیتے ہیں یہ آپ کی اپنی اصطلاح ہے۔ آپ کے معمولات میں ایسے امور داخل تھے جن کو علمائے کرام بدعتِ حسنہ قرار دیتے ہیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:

۱۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے اشغال میں مراقبات شامل ہیں۔ جن میں صرف دو مراقبے سلوکِ نقشبندیہ کے ہیں باقی تمام آپ نے الہامِ باری تعالیٰ سے ایجاد فرمائے اور انہیں اپنے مریدین میں رائج فرمایا۔

۲۔ آپ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کے زبردست داعی اور مبلغ ہیں۔ (مکتوبات امام ربانی دفتر دوم مکتوب ۵۵)

۳۔ آپ بزرگوں کے اعراس میں شرکت فرمایا کرتے تھے۔

(مکتوبات امام ربانی دفتر اوّل مکتوب ۲۳۳)

۴۔ اولیائے کرام کے مزاراتِ شریفہ کی چادر کو تبرک سمجھتے تھے۔ وغیرہ وغیرہ۔

(زبدۃ المقامات ص ۲۸۴)

یہ تمام اُمور علمائے کرام کے نزدیک بدعاتِ حسنہ کا درجہ رکھتے ہیں اور حضرت مجدد الفِ ثانی ان کو داخلِ سنت گردانتے تھے۔ گویا آپ کے نزدیک یہ اعمال سنتِ حسنہ (باعتبار لغوی مفہوم) ہیں۔

صحیح مسلم: رقم الحدیث ۲۰۰۵

کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَیْنَاہُ وَعَلَا صَوْتُہٗ، وَاشْتَدَّ غَضَبُہٗ حَتّٰی کَاَنَّہٗ مُنْذِرُ جَیْشٍ یَقُوْلُ: صَبَّحَکُمْ مَسَّاکُمْ یَقُوْلُ: بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَۃُ کَھَاتَیْنِ وَیَقْرُنُ بَیْنَ اِصْبَعَیْہِ السَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی کَھَاتَیْنِ وَیَقُوْلُ: اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ ..... ثُمَّ یَقُوْلُ: اَنَا اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ مَنْ تَرَکَ مَالاً فَلِاَھْلِہٖ وَمَنْ تَرَکَ دَیْناً اَوْضِیَاعاً فَاِلَیَّ وَعَلَیَّ.

حدیث ۹

سوشہیدوں کا ثواب

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِیْ فَلَهٗ أَجْرُ مِائَةِ شَهِیْدٍ.

(رواہ البیہقی فی کتاب الزھد)

توضیحی ترجمہ: ''جس نے میری اُمت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے پکڑا، اس کو سوشہیدوں کا ثواب ہے۔''

الزھد الکبیر

میزان الاعتدال ج ۱ ص ۵۱۹

تخریج مشکاۃ المصابیح ج ۱ ص ۱۳۶

حدیث ۱۰

جنتی انسان

وَعَنْ أَبِیْ سَعِیْدِ ٍالْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَکَلَ طَیِّباً وَعَمِلَ فِیْ سُنَّةٍ وَأَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَهٗ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

توضیحی ترجمہ: ''جس نے حلال روزی کھائی اور سنت کے موافق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ ہوں وہ جنت میں داخل ہوگا (یعنی بغیر عذاب کے) ایک شخص نے عرض کی یہ صفت اس زمانہ میں بہت سے لوگوں میں پائی جاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ صفت میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوگی۔''

سنن الترمذی: رقم الحدیث ۲۷۹۶

(عمل علی سنة فَقَالَ رَجُلٌ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا الْیَوْمَ فِی النَّاسِ لَکَثِیْرٌ قَالَ وَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ)

الجامع لشعب الایمان: ج ۷ ص ۵۰۱ (بلفظ... کان فی الجنة)

حدیث ۱۱

کامل ایمان

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَایُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ تَبعًا لِمَا جِئْتُ بِہٖ.

(رواہ البغوی فی شرح السنۃ وذکر البغوی فی اربعینہ بأنہ حدیث صحیح)

توضیحی ترجمہ: ''تم میں سے کسی کا ایمان کامل نہیں ہوگا جب تک کہ اس کی خواہش میری لائی ہوئی (شریعت) کے تابع نہ ہوجائے۔

توضیح: یعنی اس کا دل صرف اسی چیز کی خواہش کرے جس کی شریعت نے اجازت دی۔ اور وہ چیز جو شریعت میں ناپسندیدہ ہے نفس اس سے اسی طرح کراہت کرے جیسے طبعی مکروہات سے کراہت ہوتی ہے۔

شرح السنۃ: ج ۱ ص ۲۱۳

تاریخ بغداد: ج ۴ ص ۳۶۹

حدیث ۱۲

سوادِ اعظم

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَجْتَمِعُ اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَۃِ فَاِذَا رَاَیْتُمْ اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِالسَّوَادِ الْاَعْظَمِ. (رواہ ابن ماجہ)

توضیحی ترجمہ: ''میری اُمت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی لہذا جب تم (میری اُمت میں) اختلافات مذاہب دیکھو تو جماعتِ کثیرہ کے مذہب کو لازم پکڑو۔''

توضیح: سوادِ اعظم میں اولیاء، علماء اور اتقیاء بہت ہوں گے یہی اس مذہب کی صحت کی دلیل ہے۔ کراماتِ اولیاء پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی برکت سے صادر ہوتے ہیں۔ جس طرح حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزاتِ شریفہ اس کثرت سے ظہور پذیر ہوئے کہ ان کی قدر حدِ تواتر تک پہنچ چکی ہے۔ اسی طرح کراماتِ اولیاء اس قدر ظہور پذیر ہوئیں کہ قدر مشترک تواتر تک پہنچی ہوئی ہے۔ ان کا انکار متواتر کا انکار اور لایعنی کام ہے۔ لہذا سوادِ اعظم اہلِ سنت و جماعت میں بکثرت اولیاء اور علماء کا پایا جانا اس مذہب کی حقانیت پر دلیلِ قطعی ہے۔

ابن ماجۃ: ج ۲ ص ۱۳۰۳

مسند امام أحمد بن حنبل: ج ۵ ص ۱۴۵

حدیث ۱۳

اچھے طریقہ کی ترویج

عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامَ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ لَهُ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْءٌ. (رواہ مسلم)

توضیحی ترجمہ: ''جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا تو اسے اپنے عمل اور دوسروں میں سے جو اس طریقہ پر چلا اور اس پر عمل کیا اس کے ثواب کی کمی کے بغیر اس کو اجر ملے گا۔ اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ رائج کیا تو اس کو اپنے عمل کا گناہ اور جنہوں نے اس پر عمل کیا کا گناہ بھی اس کو ملے گا اور ان کے عذاب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔''

مسلم رقم: ۵۳۳ عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

حدیث ۱۴

عالِم کی فضیلت

عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِيْ عَلٰى أَدْنَاكُمْ [۱] إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ [۲] حَتَّى النَّمْلَةَ فِيْ جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوْتَ (فِي الْمَاءِ) لَيُصَلُّوْنَ عَلٰى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرَ. (رواہ الترمذی)

توضیحی ترجمہ: ''عالم کی فضیلت عابد پر اس طرح ہے جس طرح میری فضیلت تم میں سے ایک ادنیٰ پر ہے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس کے فرشتے آسمانوں اور زمین کی مخلوق حتیٰ کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی پانی میں لوگوں کو علمِ دین سکھانے والے پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

---

۱ اضافہ ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۲ الأرضين

سنن الترمذی رقم ۳۴۵۸

حدیث ۱۵

علم چھپانے کی سزا

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَه' ثُمَّ کَتَمَه' اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ. (رواہ ابوداؤد والترمذی)

توضیحی ترجمہ: ''جس سے کوئی مسئلہ دریافت کیا گیا اور وہ جانتا ہو پھر اس نے چھپایا تو اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام دی جائے گی۔''

سنن الترمذی رقم الحدیث ۳۳۲۱

مسند امام احمد رقم الحدیث ۱۰۵۰۰

ابوداؤد: رقم الحدیث ۳۶۵۸۔۔۔عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَه' اَلْجَمَهُ اللّٰهُ۔۔۔

حدیث ۱۶

شہرت کی خاطر علم پر وبال

عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ عَنْ أَبِیْهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِیُجَارِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْلِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْیَصْرِفَ بِهٖ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ النَّارَ. (رواہ الترمذی)

توضیحی ترجمہ: ''جس نے اس لئے علم حاصل کیا کہ علماء کے ساتھ برابری کی گفتگو کرے۔ یا بے وقوف لوگوں کو شک میں ڈالے یا لوگوں کو اس کی بدولت اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں داخل کرے گا۔''

توضیح: یعنی اس کا مقصود ترویجِ دین اور ثوابِ آخرت نہ ہو بلکہ فخر اور اغراضِ دنیا ہو۔ ایسے علم حاصل کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دوزخ میں داخل کرے گا۔

سنن الترمذی: رقم ۳۳۴۰

حدیث ۱۷

بغیر علم کے فتویٰ

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أُفْتِیَ بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهُ عَلٰی أَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی أَخِیْهِ بِأَمْرٍ یَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهٗ. (رواہ ابوداؤد)

توضیحی ترجمہ: ”جس نے بغیر علم کے فتویٰ دیا (خلافِ شرع) اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہوگا اور جس نے اپنے بھائی (مسلمان) کو کسی کام کا مشورہ دیا اور اسے معلوم تھا کہ بہتری دوسرے کام میں تھی اس نے اپنے (بھائی سے) خیانت کی۔“

سنن أبی داؤد رقم ۳۶۵۴

حدیث ۱۸

مُجدِّدِ اِسلام

عَنْ أَبِیْ الْدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰی رَأْسِ کُلِّ مَائَةِ سَنَةٍ مَن یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا. (رواہ ابوداؤد)

توضیحی ترجمہ: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس اُمت کے لئے (ترویج دیں اور اس طرح کے امور کی خاطر) ہر صدی کے سرے میں ایک آدمی بھیجے گا جو اس کے دین کو (از سرِ نو اصلی حالت) پر تازہ کر دے گا۔“

تشریح: یعنی دین کی ظاہری و باطنی برکات اس کے علم اور اس کے وجود شریف کی برکت سے زیادہ ہوگی۔ حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اولوالعزم انبیاء علیہم السلام تقریباً ہزار سال کے بعد خلقِ خدا کی ہدایت کیلئے مبعوث ہوتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ ہزار سال کے درمیان جو رسلِ عظام مبعوث ہوئے ہیں کہ ان کی تعداد حدیث میں تین سو تیرہ (313) بیان ہوئی ہے اور ان کے علاوہ انبیاء کرام علیہم السلام بہت مبعوث ہوئے ہیں انکی تعداد حدیث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار (124000) آئی ہے۔ لیکن چوں کہ یہ خبرِ واحد ہے اس لئے ایمان میں انبیاء و رسل کی تعداد ملحوظ نہیں رکھنی چاہیئے۔ حضرت خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد

ہدایتِ خلق اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت کیلئے حق تعالیٰ نے علماء واولیاء کو مقرر کیا ہے۔ اوران کے درمیان رسلِ کرام علیہم السلام کی متابعت میں ہر سو سال بعد ایک مجدد آتا رہا اور جب ہزار سال مکمل ہوئے اور دین میں حد درجہ کا نقصان واقع ہوا تو عادۃُ اللہ نے تقاضا کیا کہ ایک ایسا شخص ہو جس کا مرتبہ اولیاء اور علماء میں اس طرح ہو جیسے اولوالعزم رسل کا انبیاء میں ہوتا ہے تو حضرت شیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رضی اللہ عنہ کو الہام ہوا کہ وہ مجدد الفِ ثانی (ہزار سال کے مجدد) ہیں اور دیگر اولیاء اللہ کی جماعت کو بھی ایسا ہی الہام ہوا۔ لہذا اس بات کا انکار کرنا جائز نہیں کیوں کہ اس سے ثقہ لوگوں کی تکذیب اور اس حدیث سے انحراف لازم آتا ہے۔

ابوداؤد: رقم الحدیث ۴۲۹۱ عن أبی هريرة رضی الله عنه بابا مايذكر فی قرن المائة.
فيما أعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

حدیث ۱۹

گناہوں کا کفارہ

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمْعَةُ اِلَى الْجُمْعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ مَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ. (رواہ مسلم)

توضیحی ترجمہ: ''پانچ نمازیں، نمازِ جمعہ سے لے کر دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہِ رمضان سے لے کر دوسرے رمضان تک کے درمیان گناہوں کا کفارہ ہے جبکہ کبیرہ گناہوں سے انسان بچا ہو۔''

صحیح مسلم: رقم الحدیث ۳۳۶

حدیث ۲۰

گناہِ کبیرہ

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ بَدَلَ يَمِيْنِ الْغَمُوْسِ. متفق علیہ

توضیحی ترجمہ: ''کبیرہ گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی، انسان کو قتل کرنا (یعنی شرعی حکم کے بغیر)، جھوٹی قسم، اِسے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں جھوٹی قسم کی جگہ جھوٹی گواہی کے الفاظ مذکور ہیں۔''

صحیح البخاری رقم الحدیث ۲۴۵۸ عن أنس رضی اللہ عنہ
صحیح البخاری رقم الحدیث ۶۳۰۳ عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
صحیح مسلم رقم الحدیث ۱۱۸ عن عبدالرحمٰن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ عنہما
سنن الترمذی رقم الحدیث ۳۶۴ عن عبدالرحمٰن بن أبی بکرۃ عن أبیہ رضی اللہ عنہما

حدیث ۲۱

سات مہلک گناہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ. (متفق علیہ)

توضیحی ترجمہ: ''سات مہلک گناہوں سے بچو

۱) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا۔
۲) جادو کرنا۔
۳) کسی انسان کو قتل کرنا جس کا مارنا حرام ہو مگر شریعت کے حکم کے مطابق۔
۴) سود کھانا۔
۵) یتیم کا مال کھانا
۶) معرکہ کے وقت جنگ کرنے والے کافروں سے بھاگنا۔
۷) مُؤمنہ مُحصنہ عورتوں کو بدکاری کی تہمت لگانا جو اس (برے فعل سے) غافل ہوں۔

تشریح: بیگانہ مال کھانا مطلقاً حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ چونکہ یتیم صغیر بے پدر اور عاجز ہوتا ہے اس وجہ سے غالباً اس کا مال کھایا جاتا ہے اس بنا پر (یتیم کے مال کا) ذکر کیا گیا۔ اس لئے کہ ان کی جماعت ان لوگوں سے مختلف ہوتی ہے جو ظالموں کے ظلم کو اپنے زور یا حکام کے زور سے دور کر سکتے ہیں۔

بخاری: ج ۳ ص ۱۹۵ مسلم: ج ۱ ص ۹۵۲

حدیث ۲۲

نماز ذریعۂ نجات

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ ذَکَرَ الصَّلَاۃَ یَوْمًا فَقَالَ مَنْ حَافَظَ عَلَیْھَا کَانَتْ لَہٗ نُوْراً وَبُرْھَاناً وَنَجَاۃً یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَمَنْ لَّمْ یُحَافِظْ عَلَیْھَا لَمْ تَکُنْ لَہٗ نُوْراً وَلَا بُرْھَاناً وَلَا نَجَاۃً وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَھَامَانَ وَاُبَیِّ بْنِ خَلَفٍ.

(رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: ”جس نے نماز کی حفاظت کی تو وہ اس کیلئے قیامت کے دن نُور بُرھان اور عذاب سے نجات ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کیلئے نہ نُور، نہ بُرھان اور نہ ہی نجات ہوگی، وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔“

توضیح: قارون، فرعون اور ہامان حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے کافر تھے اور اُبی بن خلف جنگِ اُحد میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک سے جہنم رسید ہوا تھا۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا۔

مسند الامام احمد رقم ۶۶۱۸

سنن الدارمی رقم ۲۸۱۴

الجامع لشعب الایمان: ج ۴ ص ۳۱۲ رقم ۲۵۶۵

حدیث ۲۳

غیر مقبول روزہ

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ. (رواہ البخاری)

توضیحی ترجمہ: ”جس نے (روزہ میں) جھوٹی بات اور بُرا عمل ترک نہ کیا تو اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ رکھے۔“ (یعنی اس کا روزہ مقبول نہیں)۔

صحیح البخاری: رقم الحدیث ۱۷۶۹

حدیث ۲۴

خاموشی ۔۔۔ نیک ہمنشین

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ عَنْ أَبِیْ ذَرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِيْسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوْتِ وَالسُّكُوْتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ شَرٍّ.

توضیحی ترجمہ: ''بُرے ہمنشین سے تنہائی بہتر ہے اور نیک ہمنشین تنہائی سے بہتر ہے۔ اچھی گفتگو خاموشی سے بہتر ہے اور بُری گفتگو سے خاموشی بہتر ہے۔''

الجامع لشعب الایمان ج ۷ ص ۹۵

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَطَّانَ قَالَ: لَقِيْتُ أَبَاذَرٍ فَوَجَدْتُهُ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ، فَقُلْتُ يَا أَبَاذَرٍ مَاهٰذِهِ الْوَحْدَةُ ؟ فَقَالَ...

حدیث ۲۵

وصایائے نبوی

عَنْ أَبِیْ ذَرٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ أَزْيَنُ لِأَمْرِكَ كُلِّهٖ ۱ عَلَيْكَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِنَّهُ ذِكْرٌ لَكَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَكَ فِی الْاَرْضِ ۲ عَلَيْكَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَإِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنًا لَكَ عَلٰى أَمْرِ دِيْنِكَ ۳ إِيَّاكَ وَكَثْرَةَ الضِّحْكِ فَإِنَّهُ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيُذْهِبُ بِنُوْرِ ۴ الْوَجْهِ ۵ قُلِ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا ۶ لَاتَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ ۷ لِيَحْجُزْكَ عَنِ النَّاسِ مَاتَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ.

توضیحی ترجمہ: ''میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ گناہوں سے پرہیز اختیار کرو یہ پرہیز تیرے سارے اُمور میں زینت بخش ہے۔ تلاوتِ قرآنِ کریم اور اللہ کے ذکر کو لازم پکڑو کیوں کہ اس سے آسمان میں تیرا ذکر ہوگا۔ یعنی آسمان کے فرشتے تیرا ذکر کریں گے۔ اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔ لمبی خاموشی اختیار کرو کیوں کہ یہ شیطان کو بھگا دیتی ہے۔ اور تیرے دینی معاملہ کیلئے معاون ہوتی ہے۔ زیادہ ہنسنے سے بچو کیوں کہ اس سے دل مردہ ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ سے غافل کر دیتی ہے اور چہرے کا نور ختم ہو جاتا ہے۔ سچی بات کہو اگرچہ لوگوں کیلئے کڑوی ہو اور اللہ کی راہ میں لوگوں کی ملامت سے نہ ڈرو، اور چاہئے کہ تجھے روکے رکھے دوسروں کے حالات کا تجسس اور

۱،۲،۳،۴،۵،۶،۷ قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ

ان کے بارے میں جو کچھ تو اپنے نفس کے بارے میں جانتا ہے یعنی تو اپنے نفس کی اصلاح کیلئے کوشش کر دوسروں سے تجھے کیا سروکار ہے۔"

الجامع لشعب الایمان ج ۷ ص ۲۱

ے فی الاصل "من"

؎ فی الاصل "نور الوجہ"

حدیث ۲۶

خاموشی اور حُسنِ خلق

عَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَا أَبَاذَرٍّ أَلَا أَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَیْنِ هُمَا أَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَأَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ غَیْرِهِمَا قَالَ ۱ بَلٰی قَالَ طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَاعَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا.

(رواہ البیہقی الاحادیث الاربعۃ فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: رسولِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! میں تمہیں دو خصلتوں کی نہ خبر دوں جو انسان پر ہلکی ہیں اور میزان میں زیادہ بھاری ہوں گی؟ انہوں نے عرض کی ارشاد فرمائیں، فرمایا: لمبی خاموشی اور حسن خُلق (اچھی عادت) قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان دو عادات جیسا کہ عمل مخلوق کوئی اور نہیں ہے۔

الجامع لشعب الایمان ج ۷ ص ۳۰-۲۱

عن أنس أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقی أباذر فقال یا أباذر

۱ "قلت" زائد ہے۔

باقی حصہ حدیث:

"الخصلة الواحدة الصالحة تكون فی الرجل فیصلح الله عزوجل له بها عمله كله وطهور الرجل وصلاته یكفر الله بطهوره ذنوبه وتبقی صلاته له نافلة"

حدیث ۲۷

غیبت زنا سے بدتر

عَنْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ ۱ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِنَا ۲ اَنَّ الرَّجُلَ يَزْنِىْ ۳ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَايَغْفِرُ صَاحِبَهُ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: ''غیبت زنا سے زیادہ بُری ہے۔ تحقیق اگر کسی نے زنا کیا پھر توبہ کی تو اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادے گا اور غیبت کرنے والے کو نہیں بخشے گا یہاں تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ خود نہ اس کو معاف کردے۔''

الجامع لشعب الایمان ج ۹ ص ۹۹

۱ ''قالوا یارسول اللہ وکیف الغیبۃ أشد من الزنا؟ قال۔۔۔''

۲ ''لیزنی''

۳ فیتوب اللہ علیہ

۴ فی الاصل انّ

حدیث ۲۸

غیبت کیا ہے؟

عَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَدْرُوْنَ مَاالْغِيْبَةُ ۱ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ أَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِىْ أَخِىْ مَا أَقُوْلُ قَالَ اِنْ كَانَ فِىْ أَخِيْكَ ۲ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ مَاتَقُوْلُ فَقَدْ بَهَتَّهُ. (رواہ مسلم)

توضیحی ترجمہ: ''یعنی غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا ایسی نیت کے ساتھ ذکر کرے جو وہ اسے ناپسند کرتا ہو، عرض کی گئی اگر وہ بُری بات میرے بھائی میں موجود ہو تو، فرمایا اگر تیرے بھائی میں موجود ہو تو، تو نے غیبت کی ہے اگر نہ ہو تو تو نے بہتان لگایا ہے۔''

مسلم ج ۳ ص ۲۰۰۱ رقم الحدیث ۷۰

۱ قالوا: اللہ ورسولہ أعلم قال

۲ فیہ

حدیث ۲۹

کذب وخیانت

عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَی الْخِصَالِ کُلِّهَا اِلَّا الْخِیَانَةَ وَالْکِذْبَ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: ''مومن کی طبیعت میں ہر خصلت ہوسکتی ہے سوائے خیانت اور جھوٹ کے۔''

شعب الایمان ج ۴ ص ۲۰۷ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما بھذا اللفظ یطبع المؤمن علی کل خلق لیس الخیانة والکذب.

حدیث ۳۰

جھوٹ کی مذمت

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَیْمٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِیْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ أَیَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِیْلًا قَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَهُ أَیَکُوْنُ [1] الْمُؤْمِنُ کَذَّابًا قَالَ لَا . (رواہ مالک مرسلا)

توضیحی ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ کیا مسلمان (جنگ میں) بزدل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں پھر عرض کی گئی کہ مسلمان بخیل ہوسکتا ہے؟ فرمایا: ہاں ہوسکتا ہے، پھر عرض کی گئی کہ مسلمان جھوٹا بھی ہوسکتا ہے فرمایا: نہیں۔''

الموطاء: رقم الحدیث ۱۸۶۲

شعب الایمان ج ۴ ص ۲۰۷۔۲۰۸ عن صفوان بن سلیم

[1] فی الاصل ''من المومن''

حدیث ۴۳

مُحبّ محبوب کے ہمراہ

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ عالیہ میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض گذار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کسی قوم کو محبوب رکھتا ہے لیکن ان تک نہ پہنچا ہو یعنی ان کی مجلس تک نہ پہنچا ہو یا اعمال میں ان کے درجہ تک نہ پہنچا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ ''آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہوگا۔'' یعنی آخرت میں اس کے ساتھ ہوگا۔

توضیح: آخرت میں اگر انبیاء، اولیاء اور صلحاء کو محبوب رکھتا ہو تو انہیں کے ساتھ اسے اٹھایا جائے گا اور اگر کفار و فساق کو دوست رکھتا ہو تو انہیں کے ساتھ اٹھے گا چنانچہ علماء نے ''وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ''[1] کی تفسیر میں یہی کہا ہے۔

---

۱ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کریمہ کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ''جنت میں نیک آدمی کو نیک آدمی کے ساتھ ملا دیا جائے گا اور دوزخ میں بدکار کو بدکار کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔''

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہا اللہ فرماتے ہیں: ''ہر شخص کو اس کی جماعت کے ساتھ ملا دیا جائے گا، یہودی کو یہودی کے ساتھ، نصرانی کو نصرانی کے ساتھ۔'' تبیان القرآن ج ۱۲ ص ۵۹۰

حدیث ۴۴

فضول کاموں سے کنارہ کشی

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَالَا يَعْنِيْهِ.

(رواہ مالک واحمد وابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنھم والترمذی)

توضیحی ترجمہ: ''انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ (امورِ مباحہ میں سے) لایعنی چیزیں بھی ترک کر دے۔''

تشریح: یعنی جو چیز دین میں مفید نہ ہو اور ضروریاتِ دنیا میں بھی نہ ہو تو اس کو ترک کر دینا بہتر ہے۔

الموطا ج ۲ ص ۹۰۲

مسند امام احمد ج ۱ ص ۲۰۱ عن ابن نمیر

ابن ماجہ ج ۲ ص ۱۳۱۵_۱۳۱۶

ترمذی ج ۴ ص ۵۵۸

الجامع لشعب الایمان ج ۱۳ ص ۲۶۸ رقم ۱۰۳۱۴

فیض القدیر ج ۶ ص ۱۲

حدیث ۳۷

برائی سے روکنا

عَنْ أَبِیْ بَکْرِ ۟الصِّدِّیْقِ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْا مُنْکَرًا فَلَمْ یُغَیِّرُوْہُ یُوْشِکُ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰہُ بِعِقَابِہٖ. رَوَاہُ ابْنُ مَاجَةَ وَالتِّرْمِذِیّ وَصَحَّحہٗ، وَفِیْ رِوَایَةِ أَبِیْ دَاوٗدِ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَأْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ أَوْشَکَ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ وَأُخْرٰی لَہٗ مَامِنْ قَوْلٍ یَعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ ثُمَّ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی أَنْ یُغَیِّرُوْا ثُمَّ لَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا یُوْشِکُ أَنْ یَعُمَّهُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ وَفِیْ أُخْرٰی لَہٗ مَامِنْ قَوْمٍ یَعْمَلُ فِیْهِمْ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ أَکْثَرُ مِمَّنْ یَعْمَلُهٗ.

توضیحی ترجمہ: ''لوگ جب دیکھیں کہ کوئی گناہ کررہا ہے اور اس کو گناہ سے نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو اس گناہ کے عذاب میں گرفت میں لے لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس وقت ظالم کو دیکھیں کہ ظلم کررہا ہے اور اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو قریب ہے کہ ان سب کو عذابِ عام ہوجائے۔ ایک اور روایت میں آیا ہے کوئی قوم جن میں گناہ کا ارتکاب ہورہا ہو اور وہ قوم منع کرنے پر قدرت بھی رکھتی ہو اور نہ روکیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو عذاب میں مبتلا کردے گا۔ ایک روایت میں ہے کہ کوئی قوم جس کے لوگ گناہ کریں اور دوسرے لوگ گناہ کرنے والوں سے زیادہ ہوں اور منع نہ کریں تو سب کو عذاب گھیر لے گا۔''

توضیح: ان فرمودات سے مراد یہ ہے کہ منع پر قدرت کے باوجود برائی

سے نہ روکیں تو سب عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ ابوداؤد اور ابن ماجہ علیہما الرحمۃ کی روایت میں ہے کہ حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسے لوگوں پر مرنے سے پہلے دنیا میں عذاب ہوگا۔

ابن ماجہ

ترمذی : رقم الحدیث ۲۱۶۸

ابوداؤد

حدیث ۳۹

بلاحساب جنت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ۱؎ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَایَسْتَرْقُوْنَ وَلَایَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ. (متفق علیہ)

توضیحی ترجمہ: ''میری اُمت میں ستر (۷۰) ہزار لوگ بلاحساب جنت میں داخل ہوں گے اور وہ ایسے لوگ ہوں گے جو دوسروں کی باتیں چوری چھپے نہ سنتے ہوں اور نہ پرندوں وغیرہ سے براشگون لیتے ہوں بلکہ اپنے پروردگار پر توکل رکھتے ہوں۔''

۱؎ فی الاصل ''یدخل من اُمتی''

بخاری : رقم الحدیث ۶۴۷۲

مسلم : رقم الحدیث ۵۲۰ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ۔

الجامع لشعب الایمان: رقم الحدیث ۲۶۴

حدیث ۴۰

ہدایت کے چراغ

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک روز مسجدِ نبوی علی صاحبہا الصلاۃ والسلام میں آئے اور حضرت مُعاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کے پاس روتے دیکھا تو پوچھا کیوں گریہ کرر ہے ہو؟ کہا اس وجہ سے رو رہا ہوں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: اِنَّ یَسِیْرَ الرِّیَاءِ شِرْکٌ وَاِنَّ مَنْ عَادٰی لِلّٰہِ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰہَ بِالْمُحَارَبَۃِ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِیَاءَ الْاَخْفِیَاءَ الَّذِیْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ یُفْتَقَدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ یُدْعَوْا وَلَمْ یُعْرَفُوْا قُلُوْبُھُمْ مَصَابِیْحُ الْھُدٰی یَخْرُجُوْنَ مِنْ کُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَۃٍ.

(رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان)

توضیحی ترجمہ: تھوڑی سی ریاء کاری (یعنی لوگوں کو دکھانے کیلئے عمل کرنا) شرک ہے (یعنی مخلوق کو خدا کے ساتھ شریک کرنا) جس نے اللہ کے کسی ولی سے دشمنی رکھی وہ اللہ تعالیٰ سے جنگ کیلئے مقابلے پر آ گیا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے نیک، متقی اور پوشیدہ حال لوگوں کو اگر وہ غائب ہوں تو کوئی ان کو تلاش نہ کرے اگر موجود ہوں تو کوئی ان کو نہ بلائے، انہیں کوئی اپنے نزدیک نہ کرے نہ پہچانے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں کہ لوگ ان کے دل سے بے نور دلوں کو روشن کرتے ہیں۔ وہ ہر غیر معروف زمین سے نکلتے ہیں۔

سنن ابن ماجہ کتاب الفتن رقم الحدیث ۳۹۸۹ ص ۵۷۴

شعب الایمان

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد للمنعم الغفار والصلوة والسلام علی نبیه المختار وعلی آله بنیه الاطهار وعلی جمیع اصحابه الاخیار
ولاسیما علی اربعة خلفائه الابرار ومن تبعهم بالاحسان الی یوم القرار - اما بعد - این چهل حدیث
را علامهٔ دهر عالم اسرار شریعت واقف رموز حقیقت حضرت مولانا مولوی قاضی محمد ثناء الله
عثمانی نسبا حنفی مذهبا نقشبندی مجددی مشربا پانی پتی موطناً منتخباً از کلام سید الاولین
والآخرین علیه وعلی آله واصحابه افضل الصلوات وازکی التسلیمات جمع کرده اند
که متضمن طریقهٔ بیضاء ومتحد شریعت غرا گشته اند هرچند که علماء اکابر چهل حدیث
نوشته اند تا در زمرهٔ من حفظ علی امتی اربعین حدیثا من السنة کنت له شفیعا وشهیدا یوم القیامة
داخل شوند ولے باین خوبی ترتیب وحسن تنسیق وتنقیح مسائل مهمه وبیان فوائد عزیزه کسے موفق نشده
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء - وچون حضرت مؤلف دیباچهٔ این رساله را نه نوشته بودند -
این فقیر عبدالسلام بن مولوی دلیل الله ابن حضرت مصنف رحمة الله علیه خواست که خطبهٔ بنویسد تاکه
مستفید از این رساله مصنف آن را بشناسد وبرائے شان ودر حق این فقیر که الحکم الدال علی الخیر کفاعله
است دعائے خیر کند - حدیث اول - عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مَنْ حَفِظَ عَلی
أُمتی اربعینَ حَدیثاً من السنة کنتُ له شفیعًا وشهیداً یوم القیامة رواه ابن عدی وروی
ابن النجار عن ابی سعید - یعنی هرکه یاد کند از امت من چهل حدیث از سنت وطریقهٔ من - باشم من برائے

چہل حدیث کے مخطوطہ کا عکس

او شفاعت کننده بروز قیامت - حدیث دوم - عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انما الاعمال بالنیات وانما لامرء ما نوی فمن کانت هجرته الی الله والی رسوله فهجرته الی
الله والی رسوله ومن کانت هجرته الی الدنیا یصیبها أو امرأة یتزوجها فهجرته الی ما هاجر الیه
متفق علیه - یعنی - نیست جزائے اعمال مگر بر نیت عمل کننده وحاصل نشود کسے را مگر آنچه اراده کرد پس کسیکه
از مکه هجرت کرده بسوئے خدا وبسوئے رسول او یعنی غرض او نیست مگر رضا حق وامتثال امر رسول علیه السلام
پس هجرت او برائے خدا ورسول است یعنی عند الله ثواب یابد واز مهاجرین باشد وهرکه هجرت او
برائے دنیا باشد برسد او را یا برائے زنے باشد تا نکاح کند او را پس حاصلش همان باشد - این حکم
در عبادات وامور مباحه جاری است - عبادت را ثواب نباشد مگر وقتیکه مقصود او رضائے
خدا وثواب آخرت باشد نه چیزے دیگر مثل نمود ریای مردم یا برائے کسب مال ومانند آن بلکه اگر
شریک ساختن است غیر خدا را در عبادت پس آن عبادت نباشد بلکه معصیت باشد -
وامور مباحه از اکل وشرب وبیع وشراء وملاقات با مردم یا ترک ملاقات آنچه به نیت صالح باشد عبادت
شود یعنی طعام خورد بنیت آنکه قوت یابد بر عبادت خدا یا زن خود را نفقه دهد برائے آنکه خدا بر من فرض کرده
است یا جماع کند با زن خود بنیت آنکه اولاد پیدا شود چراکه رسول علیه السلام فرموده که روز قیامت از کثرت
امت فخر خواهم کرد این هم عبادت باشد واگر امر مباح کند به نیت آنکه وسیله معصیت گردد معصیت باشد
لکن در محرمات ومکروهات نیت کار نگیرد نیت ارتکاب آن بهر نیت موجب عذاب است - حدیث سوم
عن عبد الله بن عمر رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده والمهاجر
مَنْ هَاجَرَ مَا نَهَی اللهُ عَنْهُ - رواه البخاری - یعنی - مسلمان کسے است که محفوظ باشند مردم از زبان ودست او وهجرت
کننده کسے است که بگذارد چیزے را که خدا از آن منع کرده - این حدیث محدد جهات ایمان وتقوی است که تقوی عبادت

چہل حدیث کے مخطوطہ کا عکس

ولا برهاناً ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان واُبی بن خلف رواه احمد

والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان یعنی نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر نماز شد آں حضرت فرمود ہر کہ

محافظت کند بر آں نماز باشد اورا نور و برہان یعنی حجت بر مسلمانی و رستگاری از عذاب روز قیامت

و ہر کہ بر آں محافظت نکرد نباشد اورا نور و نہ برہان و نہ رستگاری از عذاب و باشد او روز قیامت

با قارون و فرعون و ہامان کافران زمانۂ موسیٰ علیہ السلام و با ابی بن خلف کہ در جنگ اُحد از

دست مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بجہنم رسیدہ بود نعوذ باللہ منہا۔ حدیث بست و سوم۔ عن ابی ہریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی اُن یدع

طعامہ وشرابہ رواہ البخاری یعنی ہر کہ در روزہ دروغگوئی و عمل بد ترک نکند پس نیست

خدا را احتیاج در آنکہ خوردن طعام و آب خود بگذارد یعنی روزہ او مقبول نیست۔

حدیث بست و چہارم۔ عن عمران بن حطان عن ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوحدۃ

خیر من جلیس السوء والجلیس الصالح خیر من الوحدۃ واملاء الخیر خیر من السکوت والسکوت خیر

من املاء الشر یعنی تنہائی بہتر است از ہمنشین بد و ہمنشین نیک بہتر است از تنہائی و گفتار نیک

بہتر است از خاموشی و خاموشی بہتر است از گفتار بد۔ حدیث بست و پنجم۔ عن ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال اوصیک بتقوی اللہ فانہ ازین لامرک کلہ علیک بتلاوۃ القرآن وذکر اللہ عزوجل فانہ ذکر لک

فی السماء ونور لک فی الارض وعلیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر

دینک ایاک وکثرۃ الضحک فانہ یمیت القلب ویذہب بنور الوجہ قل الحق وان کان مراً لا

تخف فی اللہ لومۃ لائم لیحجزک من الناس ما تعلم من نفسک یعنی وصیت میکنم ترا بہ پرہیزگاری

از گناہاں کہ آں زینت دہندہ است برائے ہمہ امور تو و لازم گیر تلاوت قرآن را و ذکر خدا را پس بدرستیکہ آں